خطبہ جمعہ

بعنوان

اِسلام کی اخلاقی بنیادیں

سلسلة منبر الحكمة

230

بتاریخ:25 دسمبر 2020

بمطابق: ۹ جمادی الاولیٰ ۱٤٤۲ ھج

بہ اہتمام

الحکمة انٹرنیشنل

5D1 ٹاؤن شپ، مادرِملت روڈ، نزد پائپ سٹاپ، لاہور

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اھم نکات

① ...... انسانی عروج وزوال کا مدار اخلاقیات پر ہے

② ...... اخلاص ورضائے الٰہی، اخلاقیات کی بنیاد

③ ...... سچ، اخلاقی طاقت کا سرچشمہ

④ ...... ہر حال میں تقویٰ اختیار کیجئے

⑤ ...... عدل سے کام لیجئے

⑥ ...... احسان اخلاقِ حسنہ کی معراج

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ أَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ، لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ وَکَفٰی بِاللّٰهِ شَهِیْدًا، وأَشْهَدُ أن لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا؛ أَمَّا بَعْدُ!

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَ الْاِحْسَانِ وَ اِیْتَآئِ ذِی الْقُرْبٰی وَ یَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْکَرِ وَ الْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ﴾ [النحل:90]

﴿فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ وَلَوْ کُنْتَ فَظًّا غَلِیْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْلَهُمْ وَ شَاوِرْهُمْ فِی الْاَمْرِ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُتَوَکِّلِیْنَ﴾ [آل عمران:159]

تمهید

انسان کی شخصیت دو پہلوؤں کے اعتبار سے مثالی بنتی ہے: ایک پہلو جسمانی اور مالی حیثیت کا ہے، اور دوسرا اخلاقی اور روحانی اعتبار سے ہے۔ اگر انسان کے اخلاقی وروحانی پہلو کو نظر انداز کر دیا جائے تو وہ حیوان بن کر رہ جاتا ہے۔

اسلام کی بنیادی اخلاقی تعلیمات کو چھوڑ کر جن لوگوں نے محض انسان کی شخصیت اور مالی حیثیت کو ترجیح دی، اس کے بنانے اور سنوارنے میں ساری جدوجہد صرف کر دی، تو انھوں نے صرف اس کے مادی اور جسمانی پہلو کو ہی مدنظر رکھا۔ جب کہ اسلام ہر دو اعتبار سے انسانی شخصیت کو سنوارتا اور نکھارتا ہے۔ قرآن مجید نے اخلاق کا جامع تصور پیش کیا ہے جو انسان کی زندگی کے ہر پہلو پر محیط ہے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اسلام کے بنیادی اخلاق میں بتایا گیا ہے کہ وہ کون سے کام ہیں جن سے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہوتی ہے اور کون سے کام ہیں جو غضبِ الٰہی کا باعث ہیں۔تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی بعثت اسی اخلاق کی نشو ونما اور استحکام کے لیے ہوتی رہی ہے اور امام الانبیاء وختم المرسلین اخلاقِ حسنہ کو نکتہ کمال تک پہنچانے کے لیے دنیا میں تشریف لائے۔

جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

((إِنَّمَا بُعِثْتُ لِأُتَمِّمَ صَالِحَ الْأَخْلَاقِ))

''مجھے بہترین اخلاق کی تکمیل کے لیے مبعوث کیا گیا ہے۔''

[صحیح] مسند احمد:8952

اسلام اخلاق کی بنیادی اقدار کی صحیح سمت متعین کرتا ہے، جس سے وابستہ ہوکر انسان سراپا خیر بن جاتا ہے۔اچھے اور برے اخلاق کی مثال تلوار کی ہے کہ وہ بس ایک کاٹ ہے جو ڈاکو کے ہاتھ میں جا کر آلہ ظلم بن جاتی ہے اور مجاہد فی سبیل اللہ کے ہاتھ میں جا کر وسیلہ خیر۔

انسانی عروج وزوال کا مدار اخلاقیات پر ہے

بنیادی انسانی اخلاقیات سے مراد وہ اوصاف ہیں جن پر انسان کے اخلاقی وجود کی اساس قائم ہے۔ان میں وہ تمام صفات شامل ہیں جو دنیا میں رہتے ہوئے ہر انسان کی کامیابی کے لیے شرطِ لازم ہیں۔

☆......انسان جسم اور روح دونوں سے مرکب ہے، جب تک ان دونوں کے تقاضے پورے نہ کیے جائیں، تب تک انسانی شخصیت کی مثبت تعمیر اور کردار سازی ممکن ہی نہیں۔اخلاقی اور روحانی تربیت ہی انسان کو انسان بناتی ہے، جو اِسے دیگر حیوانات سے ممتاز کرتی ہے۔

☆......انسان پیدائشی لحاظ سے سلیم الفطرت ہے، پھر حالات اور واقعات اس کو اچھا یا بُرا بنا دیتے ہیں، لیکن کامیابی اور فلاح صرف اچھے اخلاق اپنانے میں ہی ہے۔قرآن مجید میں اس کی تصدیق موجود ہے:

﴿لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ﴾ [التین:4]

''یقیناً ہم نے انسان کو سب سے اچھی بناوٹ میں پیدا کیا ہے۔''

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((كُلُّ مَوْلُودٍ يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ ، فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ وَيُنَصِّرَانِهِ ، كَمَا تَنَاتَجُ الْإِبِلُ مِنْ بَهِيمَةٍ جَمْعَاءَ ، هَلْ تُحِسُّ مِنْ جَدْعَاءَ؟))

''ہر بچہ فطرت (اسلام) پر پیدا ہوتا ہے، پھر اس کے والدین اسے یہودی یا نصرانی بنا ڈالتے ہیں، جیسے کہ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اونٹ صحیح وسالم جانور سے پیدا ہوتا ہے تو کیا تمھیں اس میں کوئی کان کٹا نظر آتا ہے؟''

[صحیح] سنن ابو داود:4714

☆......رسول اللہ ﷺ کے دل اور زبان کی نرمی کو قرآن مجید نے رحمتِ الٰہی قرار دیا ہے۔اس سے بڑی گواہی اور مثال کیا ہوسکتی ہے؟ جو عمدہ اخلاق پر دلیل ہو!

﴿فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ﴾ [آل عمران:159]

''پس اللہ کی طرف سے بڑی رحمت کی وجہ سے تم ان کے لیے نرم ہو گئے۔''

آج کے خطبہ جمعہ میں اُن جامع اخلاقیات کو بیان کیا جائے گا،جن پر انسان کے اخلاقی وجود کی اساس قائم ہے۔ان میں وہ تمام صفات شامل ہیں جو دین ودنیا کی کامیابی کے لیے لازمی ہیں۔

①......اِخلاص ورضائے الٰہی،اخلاقیات کی بنیاد:

تمام درسِ اخلاقیات کی بنیاد اخلاص،للٰہیت،تقویٰ اور حسنِ نیت پر ہے،جس سے انسان کے ظاہر وباطن کے تمام اعمال صحیح راہ پر لگ جاتے ہیں اور وہ قوت جو اخلاص کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے،خالص حق کی سربلندی پر جائز طریقوں سے صرف ہونے لگتی ہے۔یہی اخلاص وتقویٰ کی دولت انسان کو ایک مجرد قوت کے مرتبے سے اٹھا کر بھلائی اور دنیا کے لیے رحمت کے رتبہ پر فائز کر دیتی ہے۔

☆......قرآن مجید نے مخلص لوگوں کا تذکرہ کرتے ہوئے اُن کے اوصاف حمیدہ کو یوں بیان کیا ہے:

﴿إِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ مِنكُمْ جَزَآءً وَّلَا شُكُوْرًا﴾ [الدھر:9]

''(وہ کہتے ہیں) ہم تو صرف اللہ کے چہرے (رضا) کی خاطر تمھیں کھلاتے ہیں،نہ تم سے کوئی بدلہ چاہتے ہیں اور نہ شکریہ۔''

مرزا غالب رحمہ اللہ نے اسی حقیقت کو اپنے اشعار میں کچھ یوں ڈھالا ہے:

نہ ستایش کی تمنا نہ صلے کی پروا
گر نہیں ہیں مرے اشعار میں معنی نہ سہی

☆......ایثار وقربانی جیسی بلند صفات اور عالی اخلاق کا تعلق بھی درحقیقت ایمان،اخلاص اور حسن ظن سے ہے،صحابہ کرام اور خاص طور پر انصارِ مدینہ میں سب لوگ دولت مند تو نہ تھے،بلکہ ان میں بہت سے تنگ دست بھی تھے،لیکن ان میں سے ہر ایک کا جذبہ ایثار یہ تھا کہ اپنی ضرورت کو پس پشت ڈال کر اپنے مہاجر بھائیوں کی مدد کرتے تھے،ان کے اسی جذبے کو قرآن مجید نے یوں بیان کیا ہے۔

﴿وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ﴾ [الحشر:9]

''اور اپنے آپ پر (دوسروں کو) ترجیح دیتے ہیں،خواہ انھیں سخت حاجت کیوں نہ ہو۔''

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

☆......سیدنا ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبَلُ مِنَ الْعَمَلِ إِلَّا مَا كَانَ لَهُ خَالِصًا ، وَابْتُغِيَ بِهِ وَجْهُهُ))

''اللہ تعالیٰ صرف وہی عمل قبول کرتا ہے جو خالص اسی کے لیے ہو، اور اس سے اللہ کی رضا مقصود ہو۔''

[صحیح] سنن النسائی:3140

☆......نیت کی درستی، دوسروں کے متعلق حسنِ ظن اور نیک اعمال کو رضائے الٰہی کی خاطر کرنا اخلاص کا بنیادی سبق ہے۔سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّمَا الأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ))

''یقیناً اعمال کی قبولیت کی بنیاد نیک نیتی پر ہے۔''

صحیح البخاری:1

②......سچ ،اخلاقی طاقت کا سرچشمہ:

کردار ہی دراصل وہ طاقت ہے جس سے کوئی قوم ترقی کی منازل حاصل کرسکتی ہے۔رسول اللہ ﷺ نبوت سے پہلے صادق وامین کے لقب سے مشہور تھے، نبوت کے بعد پہلی اعلانیہ دعوت پر آپ نے اپنے خاندانِ قریش، بنوفہر، بنو عدی اور دیگر اہلِ مکہ کو مخاطب ہوکر اسی صداقت پر گواہی لی۔

☆......سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَرَأَيْتَكُمْ لَوْ أَخْبَرْتُكُمْ أَنَّ خَيْلًا بِالْوَادِي تُرِيدُ أَنْ تُغِيرَ عَلَيْكُمْ ، أَكُنْتُمْ مُصَدِّقِيَّ؟))

''تمہارا کیا خیال ہے، اگر میں تم سے کہوں کہ وادی میں (پہاڑی کے پیچھے) ایک لشکر ہے جو تم پر حملہ کرنا چاہتا ہے تو کیا تم میری بات سچ مانو گے؟۔

تو سب نے یک زبان ہوکر جواب دیا:

((مَا جَرَّبْنَا عَلَيْكَ إِلَّا صِدْقًا ، مَا جَرَّبْنَا عَلَيْكَ كَذِبًا))

''ہم نے آپ کو بار بار تجربہ کرکے صادق ہی پایا ہے، اور آپ نے کبھی جھوٹ بولا ہی نہیں۔''

صحیح البخاری:4770۔7971

☆......رسول اللہ ﷺ کے کردار کی گواہی دراصل آپ کے سچے نبی ورسول ہونے کی بہت بڑی دلیل ہے، جس کو قرآن مجید نے آپ ہی کی زبانی بطور ثبوت یوں پیش کیا:

﴿فَقَدْ لَبِثْتُ فِيكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهِ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ﴾ [یونس:16]

''بیشک میں تم میں اس سے پہلے ایک عمر رہ چکا ہوں، تو کیا تم نہیں سمجھتے ؟''

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

☆......اس کے باوجود جن لوگوں کو نبی مکرم ﷺ کے کردار اور آپ کے سچے ہونے پر شک رہا، وہ ایمان نہ لائے تو دراصل ایسے لوگ عقل سے عاری اور اپنے کفر وعناد کے گھمنڈ میں ہی دنیا وآخرت میں ذلیل ہوئے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِیْ سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُوْنَ﴾ [الحجر:72]

''تمہاری عمر کی قسم! بیشک وہ اپنی مدہوشی میں بھٹکے پھرتے ہیں۔''

☆......سیدنا عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ ہجرت کر کے مدینہ منورہ لائے تو لوگوں کے ساتھ میں بھی آپ کی زیارت کے لیے آیا، جب میری پہلی نظر رخِ انور پر پڑی تو میرے دل نے گواہی دی:

((عَرَفْتُ أَنَّ وَجْهَهُ لَيْسَ بِوَجْهِ كَذَّابٍ))

''میں پہچان گیا کہ آپ کا چہرہ کسی جھوٹے کا چہرہ نہیں ہے۔''

[صحیح] سنن الترمذی:2485

☆......سچائی نیکی کی طرف رہنما اور جنت جانے کا باعث ہے، جب کہ جھوٹ برائی کی جڑ اور جہنم میں داخلہ کا سبب ہے، اسی وجہ سے نبی مکرم ﷺ نے فرمایا:

((عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ ، فَإِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ ، وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ ، وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَصْدُقُ وَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللهِ صِدِّيقًا))

''تم سچ کو لازم پکڑو، یقیناً سچ نیکی کی طرف راہ دکھاتا ہے اور نیکی جنت لے جاتی ہے اور آدمی سچ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ کے ہاں سچا لکھ دیا جاتا ہے۔''

صحیح مسلم :2607

☆......قرآن مجید نے سچ کو ایمان والوں اور جھوٹ کو منافقین کی نشانی قرار دیا ہے:

﴿ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا﴾ [الاحزاب:71]

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ سے ڈرو اور بالکل سیدھی بات کہو۔''

☆......ایمان اور جھوٹ آپس میں متضاد ہیں، جب کہ منافقت اور جھوٹ لازم ملزوم ہیں، دراصل منافق ہی جھوٹے ہیں۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ﴾ [المنافقون:1]

''اور اللہ جانتا ہے کہ تم یقیناً اس کے رسول ہو اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ بلاشبہ یہ منافق پکے جھوٹے ہیں۔''

☆......روز قیامت سچ اور جھوٹ کا فیصلہ ہو جائے گا اور ہر چیز کھل کر سامنے آجائے گی، پھر سچ ہی ایمان

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

والوں کو فائدہ اور جھوٹ منافقوں کے لیے ذلت ورسوائی اور عذاب کا باعث ہوگا۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ هٰذَا يَوْمُ يَنْفَعُ الصّٰدِقِيْنَ صِدْقُهُمْ﴾ [المائدة:]

''آج کا دن ہے کہ سچ بولنے والوں کو ان کا سچ نفع دے گا۔''

③......ہر حال میں تقویٰ اختیار کیجئے:

سیدنا یوسف علیہ السلام کے واقعہ سے بڑھ کر صبر اور تقویٰ کی مثال کیا ہو سکتی ہے۔ جب عزیز مصر کی بیوی نے انھیں برائی کی دعوت دی، آپ برائی سے بھاگے، اُس نے الزام لگا دیا، جیل کی قید و بند کی صعوبت برداشت کر لی لیکن اپنے کردار پر آنچ نہیں آنے دی، اللہ کے ڈر اور خوف کی وجہ گناہ چھوڑا، یہ صبر اور تقویٰ کا نتیجہ ہی تھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو عزت بخشی اور مصر کا بادشاہ بنا دیا۔ جس کے متعلق سیدنا یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں کو بتاتے ہوئے کہا:

﴿اِنَّهٗ مَنْ يَّتَّقِ وَ يَصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ﴾ [يوسف:90]

''بیشک حقیقت یہ ہے کہ جو ڈرے اور صبر کرے تو بلا شبہ اللہ نیکی کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔''

☆......سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا:

((اتَّقِ اللّٰهَ حَيْثُمَا كُنْتَ))

''تم جہاں بھی ہو، بس اللہ سے ڈرتے رہو۔''

[حسن] سنن الترمذی:1987

☆......سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہا: میں سفر کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں مجھے کوئی وصیت کیجئے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللّٰهِ، وَالتَّكْبِيرِ عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ))

''تم اللہ کے ڈر کو لازم پکڑو، اور ہر بلند جگہ پر (چڑھتے ہوئے) تکبیر یعنی اللہ اکبر پڑھا کرو۔''

[حسن] سنن الترمذی:3445

☆......تقویٰ انسانی زندگی کا شرف ہے۔ تقویٰ وہ صفت ہے جو تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی تعلیم کا نچوڑ ہے۔ یہی وہ قیمتی سرمایہ ہے جس سے اللہ تعالیٰ کی رضا اور قرب کا حصول آسان ہو جاتا ہے۔ مؤمن کی ساری زندگی برائیوں سے پرہیز سے عبارت ہے، تقویٰ پرہیز گاری کا نام ہے، کیونکہ ایمان والے اللہ تعالیٰ کو ناراض کرنے والے کاموں سے پرہیز کرتے ہیں۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

((اتَّقِ المَحَارِمَ تكُنْ أَعْبَدَ النَّاسِ))

''تم حرام کردہ چیزوں سے بچو، لوگوں میں سب سے بڑھ کر عبادت گزار بن جاؤ گے۔''

[صحیح] سنن الترمذی:2305

دو عالم سے کرتی ہے بیگانہ دل کو

عجب چیز ہے لذت آشنائی

④......عدل سے کام لیجئے:

اسلام دین فطرت ہے، اِس کا ہر حکم عدل اور فطرت سلیمہ کے موافق ہے، یہی اسلام کا حسن، طرہ امتیاز اور بنیادی اخلاق ہے۔ زندگی میں عدل کی مثال ترازو جیسی ہے، اگر ترازو کے پلڑے درست نہ ہوں تو وزن کیسے درست ہوسکتا ہے؟ بالکل اسی طرح عدل قائم نہ ہونے کی صورت میں ساری زندگی کا توازن بگڑ جاتا اور معاملات الجھ جاتے ہیں۔

☆......اللہ تعالیٰ نے پوری دنیا اور ہر چیز کی بنیاد اسی عدل پر قائم فرمائی ہے اور اپنے بندوں کو اسی کا حکم دیا ہے۔

﴿وَاَقِيْمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيزَانَ﴾ [الرحمن:9]

''اور انصاف کے ساتھ تول سیدھا رکھو اور ترازو میں کمی مت کرو۔''

☆......عدل یہ ہے: کہ اللہ تعالیٰ اور لوگوں کے حقوق ادا کرنے کے متعلق توازن قائم رکھا جائے، یعنی ہر صاحبِ حق کو اس کا حق دینا ہی عدل ہے۔ عدل کا متضاد ظلم ہے، دونوں حقوق میں سے کسی ایک میں بھی کمی کرنے والا ظالم کہلاتا ہے۔ سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

((فَأَعْطِ كُلَّ ذِی حَقٍّ حَقَّهُ))

''بس تم ہر حق والے کو اُس کا حق ادا کرو۔''

صحیح البخاری:1964

☆...... عدل اللہ تعالیٰ کی صفت ہے، وہ سراپا عدل واحسان ہے، اسی لیے اُس نے اپنے بندوں کو عدل کرنے کا حکم دیا، نظامِ ہستی اسی عدل وتوازن کی وجہ سے قائم ودائم ہے۔

☆......اللہ تعالیٰ نے اس آیت کریمہ میں اسلام کے اچھے اور برے اخلاق کو جمع فرما دیا ہے:

﴿إِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَ الْاِحْسَانِ وَ اِيْتَآئِ ذِی الْقُرْبٰی وَ يَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِ وَ الْبَغْیِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ﴾ [النحل:90]

''بے شک اللہ عدل اور احسان اور قرابت والے کو دینے کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی اور برائی اور سرکشی سے منع کرتا ہے، وہ تمہیں نصیحت کرتا ہے، تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔''

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

☆...... اسلام نے والدین کو اولاد کے حقوق میں عدل کرنے کا حکم دیا ہے، تاکہ گھر سے عدل کا سبق حاصل ہو، اولاد میں سے کسی بچے کی حق تلفی ظلم وزیادتی ہے، جو خاندان میں باہمی چپلقش کا سبب بنتی ہے۔ اگر اولاد کے درمیان تحائف، وراثت یا کوئی چیز بھی تقسیم کریں تو سب کا خیال رکھتے ہوئے عدل سے کام لینا چاہیے، کسی ایک سے محبت کی بنا پر دوسرے کے حق میں زیادتی نہیں کرنی چاہیے۔

☆......سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنی اولاد میں کسی ایک بچے کو تحفہ دیا، میری بیوی نے کہا: تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گواہ بناؤ، میں اس پر مطمئن نہیں، چنانچہ وہ آپ کے پاس آئے، تو آپ نے فرمایا: کیا تم نے اپنی ساری اولاد کو تحائف دیے ہیں؟ انھوں نے عرض کیا: نہیں۔

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْدِلُوا بَيْنَ أَوْلاَدِكُمْ))

”تم اللہ سے ڈرو، اور اپنی اولاد کے درمیان عدل سے کام لو۔“

صحیح البخاری:2587

☆......اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فیصلہ کرتے ہوئے عدل کا حکم دیا ہے اور اللہ عدل کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔ جب کہ بے انصافی اور ظلم کرنے والے جہنم کا ایندھن ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَاِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ﴾ [المائدة:42]

”اور اگر تو فیصلہ کرے تو ان کے درمیان انصاف کے ساتھ فیصلہ کر، بیشک اللہ انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔“

دوسرے مقام پر مسلمان ہونے والے جنوں نے اپنے قبیلے کے دوسرے جنات کو اسلام کی تبلیغ کرتے ہوئے کہا:

﴿وَاَمَّا الْقَاسِطُوْنَ فَكَانُوْا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا﴾ [الجن:15]

”اور جو ظالم ہیں تو وہ جہنم کا ایندھن ہوں گے۔“

......عدل کی جامع آیت:

☆......مندرجہ ذیل آیت میں اللہ نے تین حکم دیے ہیں، جو مل کر ایک حقیقت بن جاتے ہیں:

① ......پہلے حکم میں انسان کی تجارتی، معاشی اور کاروباری زندگی کی اصلاح آجاتی ہے۔

② ......دوسرے حکم میں ادائے شہادت، عدالتی مسائل، مقدمات کا تصفیہ اور خانگی وخاندانی مسائل آجاتے ہیں۔

③ ......جب کہ تیسرا حکم ایسا جامع ہے کہ اس میں سبھی احکامات، فرائض، واجبات اور حدود اللہ آجاتے ہیں۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

﴿وَ اَوْفُوا الْكَيْلَ وَ الْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا وَ اِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَ لَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى وَ بِعَهْدِ اللّٰهِ اَوْفُوْا ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ﴾ [الانعام:152]

''اور ماپ اور تول عدل کے ساتھ پورا کرو۔ ہم کسی شخص کو تکلیف نہیں دیتے مگر اس کی طاقت کے مطابق اور جب بات کرو تو انصاف کرو خواہ رشتہ دار ہو اور اللہ کے عہد کو پورا کرو۔ یہ ہے جس کا تاکیدی حکم اللہ نے تمھیں دیا ہے، تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔''

⑤......اِحسان، اخلاقِ حسنہ کی معراج:

احسان، عدل سے بلند درجہ ہے، جس سے مراد ہے: فیاضانہ معاملہ، نیک برتاؤ، خوش اسلوبی، درگزر کرنا، دوسرے کو اس کے حق سے کچھ زیادہ دینا اور خود اپنے حق میں کم پر راضی ہو جانا۔

احسان کے اخلاقی رویے کا انفرادی زندگی سے بھی اتنا ہی تعلق ہے جتنا اجتماعی زندگی کے معاملات سے۔ حقیقت یہ ہے کہ جب تک ہر فرد اخلاق کی کسوٹی پر پورا نہ اترے، تب تک اجتماعی زندگی کے درست ہونے کا امکان نہیں۔

عبادت میں احسان کا وصف پیدا کرنے کی ترغیب:

☆...... سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ سیدنا جبریل علیہ السلام نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آکر پوچھا: احسان کیا ہے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ ، فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ))

''احسان یہ ہے کہ تم اللہ کی عبادت اس طرح کرو گویا تم اِس کو دیکھ رہے ہو، اگر تم اِسے نہیں دیکھ رہے ہو، تو وہ تو تمھیں دیکھ رہا ہے۔''

صحيح البخاری:50

ہر چیز کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے کا حکم:

☆......احسان کی اہمیت اور حقیقت بتاتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین مثال دے کر صحابہ کرام کو سمجھایا:

((إِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ ، فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ ، وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذَّبْحَ ، وَلْيُحِدَّ أَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ ، فَلْيُرِحْ ذَبِيحَتَهُ))

''بے شک اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کے ساتھ احسان کرنے کا حکم دیا ہے، لہٰذا جب تم (قصاص یا حد) میں کسی کو قتل کرو تو اچھے طریقے کو اختیار کرو، تم میں کوئی شخص جانور ذبح کرنا چاہتا ہے تو وہ اپنی چھری کی دھار کو خوب اچھی طرح تیز کر لے، اور اپنے ذبح کیے جانے والے جانور کو اذیت سے بچائے۔''

صحيح مسلم:1955

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

☆......حقوق اللہ کے بعد حقوق العباد میں سب سے مقدم والدین کے ساتھ حسن سلوک، ان کی عزت افزائی، نرمی وخوش دلی سے بات کرنا اور ان کے حقوق کا خیال رکھنا ہے۔ یہی اخلاقی معراج اور درجہ احسان ہے۔

﴿وَ قَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا﴾ [الاسراء:23]

''اور تیرے رب نے فیصلہ کردیا ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔''

دوسرے مقام پر فرمایا:

﴿وَأَحْسِنُوا إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ﴾ [البقرۃ:192]

''اور تم احسان کرو، یقیناً اللہ نیکی کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔''

☆......غلطی اور حق تلفی کے باوجود غصہ پی جانا، معاف کردینا، بلکہ غلطی کرنے والے کے ساتھ نیکی کرنا، احسان کا مقام ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے موقع پر اپنی ذات، اسلام اور صحابہ کے دشمنوں کو معاف کرکے ان کے ساتھ حسن سلوک اور نیک برتاؤ کا مظاہرہ فرمایا، جو رہتی دنیا تک احسان کی لازوال مثال ہے۔

﴿وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَ الْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ وَ اللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ﴾ [آل عمران:134]

''اور غصے کو پی جانے والے اور لوگوں سے درگزر کرنے والے ہیں اور اللہ نیکی کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔''

☆...... رسول اللہ ﷺ نے مشرکین وکفارِ مکہ کو مخاطب ہوکر فرمایا: جس طرح یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں کو معاف کیا تھا میں بھی تمہیں معاف کرتا ہوں، آج کے دن تم آزاد ہو۔ لوگوں نے اعلان سنا تو اپنے گھروں سے نکل کر اسلام میں داخل ہونے لگے، یہ سب آپ کے بلندترین اخلاق اور احسان کرنے کی وجہ سے ممکن ہوا:

﴿لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ وَهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ﴾ [یوسف:92]

''آج تم پر کوئی ملامت نہیں، اللہ تمہیں بخشے اور رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔''

⑥......والدین سے حسنِ سلوک، عمدہ اخلاق ہے:

حقوق العباد میں سب سے اولین حق والدین کا ہے۔ بڑھاپے میں والدین اولاد کے زیادہ محتاج ہوتے ہیں، لیکن یہی وقت اولاد کی سعادت مندی پرکھنے کا بھی ہے، اس آزمائش میں پورا اترنے کے لیے مندرجہ ذیل باتیں یاد رکھیں:

1...... والدین کو اپنے رویوں، قول وفعل، بداخلاقی اور ترش روئی سے اذیت نہ دی جائے، بلکہ ادب واحترام کے ساتھ پیش آیا جائے۔

2......محبت اور اخلاص کے ساتھ خدمت کی جائے، دل میں تنگی اور زبان پر سختی نہ لائی جائے، رحمت کے پہلو کو

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

غالب رکھا جائے، کیونکہ یہی حکمِ الٰہی ہے۔

3...... بیماری اور لاچاری کی حالت میں ان کے لیے سلامتی اور شفا کی دعا کی جائے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَ وَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰى وَهْنٍ وَّ فِصٰلُهٗ فِیْ عَامَیْنِ اَنِ اشْكُرْلِیْ وَ لِوَالِدَیْكَ اِلَیَّ الْمَصِیْرُ﴾ [لقمان:14]

''اور ہم نے انسان کو اس کے ماں باپ کے بارے میں تاکید کی ہے، اس کی ماں نے کمزوری پر کمزوری کی حالت میں اسے اٹھائے رکھا اور پھر اس کا دودھ چھڑانا دو سال میں ہے کہ میرا شکر کر اور اپنے ماں باپ کا۔ میری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے۔''

☆......والدین کا نافرمان کبیرہ گناہ کا مرتکب ہے۔

سیدنا عبداللہ عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی نبی کریم ﷺ کے پاس کہنے: کبیرہ گناہ کون سا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا۔ اُس نے پھر سوال کیا: اس کے بعد کون سا گناہ کبیرہ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((ثُمَّ عُقُوقُ الوَالِدَيْنِ))

''پھر والدین کی نافرمانی کرنا''

☆......سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ : عُقُوقَ الأُمَّهَاتِ))

''اللہ تعالیٰ نے تمہارے اوپر ماؤں کی نافرمانی کرنا اور ایذا رسانی پہنچانا حرام کر دیا ہے۔''

صحيح البخاري:2408

☆......سیدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما بیان کرتی ہیں کہ مدینہ میں میری والدہ آئیں، جب کہ وہ مشرکہ تھی، وہ مجھ سے مدد چاہتی تھی، لیکن میں نے مشرک کی مدد کرنے کے ناپسندیدگی محسوس کی اور رسول اللہ ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا: کیا میں اپنی مشرکہ ماں کے ساتھ حسن کروں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((نَعَمْ صِلِي أُمَّكِ))

''ہاں! تم اپنی ماں کے ساتھ صلہ رحمی کرو۔''

صحيح البخاري:2620

⑥......حیاء، ایمان ہے:

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

حیا ایک ایسا وصف ہے جو انسان کے دل میں ایمان کے سبب سے ہر برائی اور عیب سے نفرت پیدا کرتا ہے۔ حیا انسان کی فطرت میں شامل ہے، جو شخص جتنا زیادہ حیاء دار ہوگا اتنا ہی وہ اپنے معاشرے میں باوقار سمجھا جائے گا۔ حیا عمدہ اخلاق اور ایمان کی بنیاد ہے۔

سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آدمی اپنے بھائی کو حیاء کے متعلق نصیحت کر رہا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((دَعْهُ فَإِنَّ الحَيَاءَ مِنَ الإِيمَانِ))

''تم اس کو چھوڑ دو، بلاشبہ حیاء ایمان میں سے ہے۔''

صحيح البخاری:24

☆......انسان کو گناہوں سے روکنے اور نیکیوں پر آمادہ کرنے میں حیا کو بڑا دخل ہے، مخلوق سے حیا کر کے برائیوں، فواحش ومنکرات سے دور رہنا بھی اچھی خصلت ہے، لیکن ایک مؤمن کی شان یہ ہے کہ وہ سب سے زیادہ اپنے حقیقی خالق و مالک سے حیا کرتا ہے۔

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک دِن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا:

((اسْتَحْيُوا مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ حَقَّ الْحَيَاءِ))

''اللہ تعالیٰ سے ایسے حیا کرو جیسے حیا کرنے کا حق ہے۔''

[حسن] سنن الترمذی، أبواب صفة القيامة والوقائع والورع، ح: 2458

☆...... جب حیا ختم ہو جائے تو ایمان ختم ہو جاتا ہے، پھر کوئی برائی کرنے میں عار محسوس نہیں ہوتی، نفس آوارہ اور بے لگام ہو جاتا ہے۔

سیدنا ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ الأُولَى: إِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ))

''پہلے پیغمبروں کا کلام جو لوگوں تک پہنچا، اس میں یہ بھی ہے کہ جب تم میں شرم ہی نہ رہے تو پھر جو جی چاہے وہ کرو۔''

صحيح البخاری:6120

****

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

خطبہ جمعہ

بعنوان

اِسلام کی اخلاقی بنیادیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ أرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدیٰ وَدِیْنِ الْحَقِّ ، لِیُظْھِرَہٗ عَلی الدِّیْنِ کُلِّہٖ وکفٰی بِـالـلّٰـہِ شَھِیْـدًا ، وأشْھَدُ أن لَا إلٰہَ إلّا اللہُ وَحْدَہ لَا شَرِیْكَ لَہٗ وَأشْھَدُ أنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلَہٗ صَلّٰی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا ؛ أمّا بَعْدُ!

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَ الْاِحْسَانِ وَ اِیْتَآیِٔ ذِی الْقُرْبٰی وَ یَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْکَرِ وَ الْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ﴾ [النحل:90]

آپ ﷺ کا فرمان ہے:

((إِنَّمَا بُعِثْتُ لِأُتَمِّمَ صَالِحَ الْأَخْلَاقِ))

[صحیح] مسند احمد:8952

انسانی عروج وزوال کا مدار اخلاقیات پر ہے

☆...... انسان پیدائشی لحاظ سے سلیم الفطرت ہے، پھر حالات اور واقعات اس کو اچھا یا بُرا بنا دیتے ہیں، لیکن کامیابی اور فلاح صرف اچھے اخلاق اپنانے میں ہی ہے۔قرآن مجید میں اس کی تصدیق موجود ہے:

﴿لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ﴾ [التین:4]

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((کُلُّ مَوْلُودٍ یُولَدُ عَلَی الْفِطْرَةِ ، فَأَبَوَاہُ یُھَوِّدَانِہِ وَیُنَصِّرَانِہِ ، کَمَا تَنَاتَجُ الْإِبِلُ مِنْ بَھِیمَةٍ جَمْعَاءَ ، ھَلْ تُحِسُّ مِنْ جَدْعَاءَ؟))

[صحیح] سنن ابوداود:4714

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

☆......رسول اللہ ﷺ کے دل اور زبان کی نرمی کو قرآن مجید نے رحمتِ الٰہی قرار دیا ہے۔ اس سے بڑی گواہی اور مثال کیا ہوسکتی ہے؟ جو عمدہ اخلاق پر دلیل ہو!

﴿فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ﴾ [آل عمران:159]

①...... اِخلاص و رضائے الٰہی، اخلاقیات کی بنیاد:

اخلاص وتقویٰ کی دولت انسان کو ایک مجرد قوت کے مرتبے سے اٹھا کر بھلائی اور دنیا کے لیے رحمت کے رتبہ پر فائز کر دیتی ہے۔

☆......قرآن مجید نے مخلص لوگوں کا تذکرہ کرتے ہوئے اُن کے اوصاف حمیدہ کو یوں بیان کیا ہے:

﴿إِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّلَا شُكُوْرًا﴾ [الدھر:9]

مرزا غالب رحمۃ اللہ علیہ نے اسی حقیقت کو اپنے اشعار میں کچھ یوں ڈھالا ہے:

نہ ستایش کی تمنا نہ صلے کی پروا　　　گر نہیں ہیں مرے اشعار میں معنی نہ سہی

☆......ایثار وقربانی جیسی بلند صفات اور عالی اخلاق کا تعلق بھی درحقیقت ایمان، اخلاص اور حسن ظن سے ہے۔

﴿وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ﴾ [الحشر:9]

☆......سیدنا ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبَلُ مِنَ الْعَمَلِ إِلَّا مَا كَانَ لَهُ خَالِصًا ، وَابْتُغِيَ بِهِ وَجْهُهُ))

[صحیح] سنن النسائی:3140

☆......نیت کی درستی، دوسروں کے متعلق حسنِ ظن اور نیک اعمال کو رضائے الٰہی کی خاطر کرنا اخلاص کا بنیادی سبق ہے۔ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّمَا الأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ))

صحیح البخاری:1

②......سچ، اخلاقی طاقت کا سرچشمہ:

کردار ہی دراصل وہ طاقت ہے جس سے کوئی قوم ترقی کی منازل حاصل کرسکتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نبوت سے پہلے صادق وامین کے لقب سے مشہور تھے، نبوت کے بعد پہلی اعلانیہ دعوت پر آپ نے اپنے خاندانِ قریش، بنوفہر، بنو عدی اور دیگر اہلِ مکہ کو مخاطب ہو کر اسی صداقت پر گواہی لی۔

☆......سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَرَأَيْتَكُمْ لَوْ أَخْبَرْتُكُمْ أَنَّ خَيْلًا بِالوَادِي تُرِيدُ أَنْ تُغِيرَ عَلَيْكُمْ ، أَكُنْتُمْ مُصَدِّقِيَّ؟))

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

تو سب نے یک زبان ہو کر جواب دیا:

((مَا جَرَّبْنَا عَلَيْكَ إِلَّا صِدْقًا ، مَا جَرَّبْنَا عَلَيْكَ كَذِبًا))

صحیح البخاری:4770۔7971

☆......رسول اللہ ﷺ کے کردار کی گواہی دراصل آپ کے سچے نبی ورسول ہونے کی بہت بڑی دلیل ہے، جس کو قرآن مجید نے آپ ہی کی زبانی بطور ثبوت یوں پیش کیا:

﴿فَقَدْ لَبِثْتُ فِيْكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ﴾ [یونس:16]

☆......اس کے باوجود جن لوگوں کو نبی مکرم ﷺ کے کردار اور آپ کے سچے ہونے پر شک رہا، وہ ایمان نہ لائے تو دراصل ایسے لوگ عقل سے عاری اور اپنے کفر وعناد کے گھمنڈ میں ہی دنیا وآخرت میں ذلیل ہوئے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِيْ سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُوْنَ﴾ [الحجر:72]

☆......سیدنا عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ ہجرت کر کے مدینہ منورہ لائے تو لوگوں کے ساتھ میں بھی آپ کی زیارت کے لیے آیا، جب میری پہلی نظر رخِ انور پر پڑی تو میرے دل نے گواہی دی:

((عَرَفْتُ أَنَّ وَجْهَهُ لَيْسَ بِوَجْهِ كَذَّابٍ))

[صحیح] سنن الترمذی:2485

☆......سچائی نیکی کی طرف رہنما اور جنت جانے کا باعث ہے، جب کہ جھوٹ برائی کی جڑ اور جہنم میں داخلہ کا سبب ہے، اسی وجہ سے نبی مکرم ﷺ نے فرمایا:

((عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ ، فَإِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ ، وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ ، وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَصْدُقُ وَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللهِ صِدِّيقًا))

صحیح مسلم :2607

☆......قرآن مجید نے سچ کو ایمان والوں اور جھوٹ کو منافقین کی نشانی قرار دیا ہے:

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا﴾ [الاحزاب:71]

☆......ایمان اور جھوٹ آپس میں متضاد ہیں، جب کہ منافقت اور جھوٹ لازم ملزوم ہیں، دراصل منافق ہی جھوٹے ہیں۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ﴾ [المنافقون:1]

''اور اللہ جانتا ہے کہ تم یقیناً اس کے رسول ہو اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ بلاشبہ یہ منافق پکے جھوٹے ہیں۔''

☆......روز قیامت سچ اور جھوٹ کا فیصلہ ہو جائے گا اور ہر چیز کھل کر سامنے آجائے گی، پھر سچ ہی ایمان

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

والوں کو فائدہ اور جھوٹ منافقوں کے لیے ذلت ورسوائی اور عذاب کا باعث ہوگا۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿هٰذَا يَوْمُ يَنْفَعُ الصّٰدِقِيْنَ صِدْقُهُمْ﴾ [المائدة:]

③......ہر حال میں تقویٰ اختیار کیجئے:

سیدنا یوسف علیہ السلام کے واقعہ سے بڑھ کر صبر اور تقویٰ کی مثال کیا ہوسکتی ہے۔ جب عزیز مصر کی بیوی نے انھیں برائی کی دعوت دی، آپ برائی سے بھاگے، اُس نے الزام لگا دیا، جیل کی قید وبند کی صعوبت برداشت کر لی لیکن اپنے کردار پر آنچ نہیں آنے دی، اللہ کے ڈر اور خوف کی وجہ گناہ چھوڑا، یہ صبر اور تقویٰ کا نتیجہ ہی تھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو عزت بخشی اور مصر کا بادشاہ بنا دیا۔ جس کے متعلق سیدنا یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں کو بتاتے ہوئے کہا:

﴿إِنَّهٗ مَنْ يَّتَّقِ وَ يَصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ﴾ [يوسف:90]

☆......سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا:

((اتَّقِ اللّٰهَ حَيْثُمَا كُنْتَ))

[حسن] سنن الترمذی:1987

☆......سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہا: میں سفر کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں مجھے کوئی وصیت کیجیے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللَّهِ ، وَالتَّكْبِيرِ عَلَى كُلِّ شَرَفٍ))

[حسن] سنن الترمذی:3445

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اتَّقِ المَحَارِمَ تَكُنْ أَعْبَدَ النَّاسِ))

[صحيح] سنن الترمذی:2305

④......عدل سے کام لیجئے:

اسلام دین فطرت ہے، اِس کا ہر حکم عدل اور فطرت سلیمہ کے موافق ہے، یہی اسلام کا حسن، طرہ امتیاز اور بنیادی اخلاق ہے۔ اللہ تعالیٰ نے پوری دنیا اور ہر چیز کی بنیاد اسی عدل پر قائم فرمائی ہے اور اپنے بندوں کو اسی کا حکم دیا ہے۔

﴿وَاَقِيْمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيزَانَ﴾ [الرحمن:9]

☆......عدل یہ ہے: کہ اللہ تعالیٰ اور لوگوں کے حقوق ادا کرنے کے متعلق توازن قائم رکھا جائے، یعنی ہر صاحبِ حق کو اس کا حق دینا ہی عدل ہے۔ عدل کا متضاد ظلم ہے، دونوں حقوق میں سے کسی ایک میں بھی کمی کرنے والا ظالم کہلاتا

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

ہے۔سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

((فَأَعْطِ كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ))

صحیح البخاری:1964

☆...... عدل اللہ تعالیٰ کی صفت ہے، وہ سراپا عدل واحسان ہے، اسی لیے اُس نے اپنے بندوں کو عدل کرنے کا حکم دیا، نظامِ ہستی اسی عدل وتوازن کی وجہ سے قائم ودائم ہے۔

☆......اللہ تعالیٰ نے اس آیت کریمہ میں اسلام کے اچھے اور برے اخلاق کو جمع فرما دیا ہے:

﴿اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَ الْاِحْسَانِ وَ اِيْتَآئِ ذِي الْقُرْبٰى وَ يَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِ وَ الْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ﴾ [النحل:90]

☆......اسلام نے والدین کو اولاد کے حقوق میں عدل کرنے کا حکم دیا ہے، اگر اولاد کے درمیان تحائف، وراثت یا کوئی چیز بھی تقسیم کریں تو سب کا خیال رکھتے ہوئے عدل سے کام لینا چاہیے، کسی ایک سے محبت کی بنا پر دوسرے کے حق میں زیادتی نہیں کرنی چاہیے۔

☆......سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنی اولاد میں کسی ایک بچے کو تحفہ دیا، میری بیوی نے کہا: تم رسول اللہ ﷺ کو گواہ بناؤ، میں اس پر مطمئن نہیں، چنانچہ وہ آپ کے پاس آئے، تو آپ نے فرمایا: کیا تم نے اپنی ساری اولاد کو تحائف دیے ہیں؟ انھوں نے عرض کیا: نہیں۔

تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْدِلُوا بَيْنَ أَوْلَادِكُمْ))

صحیح البخاری:2587

☆......اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو فیصلہ کرتے ہوئے عدل کا حکم دیا ہے اور اللہ عدل کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔ جب کہ بے انصافی اور ظلم کرنے والے جہنم کا ایندھن ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَاِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ﴾ [المائدۃ:42]

دوسرے مقام پر مسلمان ہونے والے جنوں نے اپنے قبیلے کے دوسرے جنات کو اسلام کی تبلیغ کرتے ہوئے کہا:

﴿وَاَمَّا الْقَاسِطُوْنَ فَكَانُوْا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا﴾ [الجن:15]

......عدل کی جامع آیت:

☆......مندرجہ ذیل آیت میں اللہ نے تین حکم دیے ہیں، جو مل کر ایک حقیقت بن جاتے ہیں:

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

①......پہلے حکم میں انسان کی تجارتی، معاشی اور کاروباری زندگی کی اصلاح آجاتی ہے۔

②......دوسرے حکم میں ادائے شہادت، عدالتی مسائل، مقدمات کا تصفیہ اور خانگی وخاندانی مسائل آجاتے ہیں۔

③......جب کہ تیسرا حکم ایسا جامع ہے کہ اس میں سبھی احکامات، فرائض، واجبات اور حدود اللہ آجاتے ہیں۔

﴿وَ اَوْفُوا الْكَيْلَ وَ الْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا وَ اِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَ لَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى وَ بِعَهْدِ اللّٰهِ اَوْفُوْا ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ﴾ [الانعام:152]

⑤......اِحسان، اخلاقِ حسنہ کی معراج:

عبادت میں احسان کا وصف پیدا کرنے کی ترغیب:

☆......سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ سیدنا جبریل علیہ السلام نے نبی کریم ﷺ سے آکر پوچھا: احسان کیا ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ، فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ))

صحیح البخاری:50

ہر چیز کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے کا حکم:

☆......احسان کی اہمیت اور حقیقت بتاتے ہوئے رسول اللہ ﷺ نے بہترین مثال دے کر صحابہ کرام کو سمجھایا:

((إِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ، فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ، وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذَّبْحَ، وَلْيُحِدَّ أَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ، فَلْيُرِحْ ذَبِيحَتَهُ))

صحیح مسلم:1955

☆......حقوق اللہ کے بعد حقوق العباد میں سب سے مقدم والدین کے ساتھ حسن سلوک، ان کی عزت افزائی، نرمی وخوش دلی سے بات کرنا اور ان کے حقوق کا خیال رکھنا ہے۔ یہی اخلاقی معراج اور درجہ احسان ہے۔

﴿وَ قَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّاۤ اِيَّاهُ وَ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا﴾ [الاسراء:23]

دوسرے مقام پر فرمایا:

﴿وَأَحْسِنُوا إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ﴾ [البقرۃ:192]

☆......غلطی اور حق تلفی کے باوجود غصہ پی جانا، معاف کردینا، بلکہ غلطی کرنے والے کے ساتھ نیکی کرنا، احسان کا مقام ہے۔

﴿وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَ الْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ وَ اللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ﴾ [آل عمران:134]

☆......رسول اللہ ﷺ نے مشرکین وکفارِ مکہ کو مخاطب ہوکر فرمایا: جس طرح یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں کو

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

معاف کیا تھا میں بھی تمہیں معاف کرتا ہوں، آج کے دن تم آزاد ہو۔ لوگوں نے اعلان سنا تو اپنے گھروں سے نکل کر اسلام میں داخل ہونے لگے، یہ سب آپ کے بلندترین اخلاق اور احسان کرنے کی وجہ سے ممکن ہوا:

﴿لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ وَهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ﴾ [یوسف:92]

⑥......والدین سے حسنِ سلوک، عمدہ اخلاق ہے:

حقوق العباد میں سب سے اولین حق والدین کا ہے۔ بڑھاپے میں والدین اولاد کے زیادہ محتاج ہوتے ہیں، لیکن یہی وقت اولاد کی سعادت مندی پرکھنے کا بھی ہے، اس آزمائش میں پورا اترنے کے لیے مندرج ذیل باتیں یاد رکھیں:

1...... والدین کو اپنے رویوں، قول وفعل، بداخلاقی اور ترش روئی سے اذیت نہ دی جائے، بلکہ ادب واحترام کے ساتھ پیش آیا جائے۔

2......محبت اور اخلاص کے ساتھ خدمت کی جائے، دل میں تنگی اور زبان پر سختی نہ لائی جائے، رحمت کے پہلو کو غالب رکھا جائے، کیونکہ یہی حکمِ الٰہی ہے۔

3...... بیماری اور لاچاری کی حالت میں ان کے لیے سلامتی اور شفا کی دعا کی جائے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَ وَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰى وَهْنٍ وَّ فِصٰلُهٗ فِيْ عَامَيْنِ اَنِ اشْكُرْلِيْ وَ لِوَالِدَيْكَ اِلَيَّ الْمَصِيْرُ﴾ [لقمان:14]

☆......والدین کا نافرمان کبیرہ گناہ کا مرتکب ہے۔

سیدنا عبداللہ عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی نبی کریم ﷺ کے پاس کہنے: کبیرہ گناہ کون سا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا۔ اُس نے پھر سوال کیا: اس کے بعد کون سا گناہ کبیرہ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((ثُمَّ عُقُوقُ الوَالِدَيْنِ))

☆......سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ : عُقُوقَ الأُمَّهَاتِ))

صحيح البخاری:2408

☆......سیدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما بیان کرتی ہیں کہ مدینہ میں میری والدہ آئیں، جب کہ وہ مشرکہ تھی، وہ مجھ سے مدد چاہتی تھی، لیکن میں نے مشرک کی مدد کرنے کے ناپسندیدگی محسوس کی اور رسول اللہ ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا: کیا میں اپنی مشرکہ ماں کے ساتھ حسن کروں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

((نَعَمْ صِلِي أُمَّكِ))

صحیح البخاری:2620

⑥......حیاء، ایمان ہے:

حیا ایک ایسا وصف ہے جو انسان کے دل میں ایمان کے سبب سے ہر برائی اور عیب سے نفرت پیدا کرتا ہے۔ حیا انسان کی فطرت میں شامل ہے، جو شخص جتنا زیادہ حیاء دار ہوگا اتنا ہی وہ اپنے معاشرے میں باوقار سمجھا جائے گا۔

سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آدمی اپنے بھائی کو حیاء کے متعلق نصیحت کر رہا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((دَعْهُ فَإِنَّ الحَيَاءَ مِنَ الإِيمَانِ))

صحیح البخاری:24

☆......انسان کو گناہوں سے روکنے اور نیکیوں پر آمادہ کرنے میں حیا کو بڑا دخل ہے، مخلوق سے حیا کر کے برائیوں، فواحش و منکرات سے دور رہنا بھی اچھی خصلت ہے۔

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دِن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا:

((اسْتَحْيُوا مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ حَقَّ الْحَيَاءِ))

[حسن] سنن الترمذی، أبواب صفة القيامة والوقائع والورع، ح: 2458

☆...... جب حیا ختم ہو جائے تو ایمان ختم ہو جاتا ہے، پھر کوئی برائی کرنے میں عار محسوس نہیں ہوتی، نفس آوارہ اور بے لگام ہو جاتا ہے۔

سیدنا ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلامِ النُّبُوَّةِ الأُولَى: إِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ))

صحیح البخاری:6120

خطبہ رائٹر
حافظ تنویر الاسلام
03424449009
03034125519

خطبہ حاصل کرنے کے لیے
03424449009
03014843312
03017138746

تاثرات اور مشورہ کے لیے
حافظ شفیق الرحمٰن زاہد (مدیر)
03015989211

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com